ہائیکو کے صنفی خصائص

ڈاکٹر محمد فخر الحق نوری
ڈین کلیہ علومِ شرقیہ
پرنسپل پنجاب یونیورسٹی اورینٹل کالج، لاہور

PECULIARITIES OF POETIC GENRE OF HAIKU

Muhammad Fakhar-ul-Haq Noori, PhD
Dean Faculty of Oriental Learning
Principal Punjab University Oriental College, Lahore

Abstract

Haiku is one of the old kinds of Japanese poetry. It comprises countless topics and expressions related to nature and its phenomena and specific cultural elements of Japan. This kind of poetry is also very unique in terms of form. It consists of three unrhymed lines based on five, seven and five syllables respectively. In Urdu, technical requirements and characteristics of this kind of poetry have not been understood properly. This article is an effort for understanding of this form of poetry.

Keywords:

اردو شاعری، نظم، فرانسیسی، ہائیکو، جاپان، آرتھر کوسلر، ماتسو باشو، شہزاد احمد، ولیم آر نیلسن

(الف)

ہائیکو (Haiku) جاپانی شاعری کی قدیم اصناف میں شمار ہوتی ہے لیکن اس صنف کی مقبولیت میں اس کی قدامت حائل نہیں ہوئی ۔ یہی وجہ ہے کہ صدیوں کا سفر طے کرنے والی یہ صنف آج بھی جاپان میں بہت مقبول ہے ۔اس صنف کی مقبولیت کا دائرہ جاپان سے پھیل کر دنیا بھر کی مختلف زبانوں کے ادب کو اپنے دامن میں لے چکا ہے ۔ یہ صنف بے پناہ موضوعاتی تنوع کی حامل ہونے کے باوصف خاص تہذیبی شناخت کی حامل ہے ۔ یہ تہذیب جاپان کی قدیم اقدار کی نمائندگی کرتی ہے ۔ ساتھ ہی ساتھ اس میں جاپان کے موسم ،فطری مناظر ،پھول ،پھل اور مذہبی و ثقافتی رسوم کے مظاہر بھی جلوہ گر ہوئے ہیں ۔ یہ بات بآسانی کہی جا سکتی ہے کہ جاپان کی تہذیب و ثقافت اور مذہبی و اخلاقی اقدار و روایات کے جتنے رنگ ہو سکتے ہیں وہ سب کے سب ہائیکو میں عکس ریز ہوئے ہیں اور یہ خصوصیت ہائیکو سے زیادہ جاپانی شاعری کی کسی بھی اور صنف میں نہیں پائی جاتی ۔

ہائیکو کی بعض ہیئتی خصوصیات اسے دیگر تمام اصناف سے منفرد اور ممتاز ٹھہراتی ہیں ۔ یہ سہ مصرعی صنف ہے اور اس کے تینوں مصرعوں کے مخصوص اوزان ہیں قوافی کی پابندی لازم یا ناگزیر خیال نہیں کی گئی ۔اس کے ساتھ ساتھ اس صنف کا ایک خاص مزاج ہے جسے جاپان کے تہذیبی مزاج سے تعبیر کیا جا سکتا ہے ۔اس اعتبار سے اس صنفِ شاعری کا مطالعہ بہت مفید اور لائقِ اعتنا ہے ۔ چنانچہ دنیا کی مختلف زبانوں میں ہائیکو کے انتخاب اور ترجمے کیے گئے ہیں ۔بعض تراجم براہِ راست جاپانی زبان سے کیے گئے ہیں جب کہ اکثر ترجمے بالواسطہ طور پر منصۂ شہود پر آئے ہیں ۔اردو میں بھی اس قسم کی سرسری اور جزوی مثالیں مل جاتی ہیں ۔ان مثالوں میں ترجمہ زیادہ تر اخذ کرنے تک محدود رہا ہے ۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ اس صنف کا نسبتاً بھرپور انداز میں مطالعہ کیا جائے اور مختلف موضوعات سے متعلق مختلف ادوار کے ہائیکو زیرِ بحث لانے کے علاوہ اردو میں منتقل کیے جائیں ۔

اردو شاعری میں رائج ہونے والی مختلف اصناف اور شعری ہیئتوں کے مختلف سرچشمے ہیں ۔ جہاں تک کلاسیکی شعری اصناف اور ہیئتوں کا تعلق ہے ، یہ یا تو براہِ راست فارسی سے یا فارسی کے توسط

سے عربی سے اردو میں آئی ہیں۔ان میں مسمط کی آٹھ ہیئتوں کے علاوہ غزل، مثنوی اور رباعی وغیرہ شامل ہیں۔اسی طرح گیت یا دوہے کے حوالے سے اردو شاعری میں ہندی شاعری سے اثر قبول کیا گیا ہے۔بیسویں صدی میں ہمارے ہاں انگریزی اور فرانسیسی سے بھی بعض شعری اصناف اور ہیئتیں آئیں۔ان میں معرا نظم (Blank Verse)، آزاد نظم (Free Verse)، سانیٹ (Sonnet) اور اسٹینزا (Stanza) وغیرہ شامل ہیں۔اردو شاعری نے اسی پر اکتفا نہیں کیا بلکہ دنیا کی دیگر زبانوں کے ادب سے بھی استفادہ کیا ہے۔ان میں جاپانی شاعری بھی شامل ہے۔جاپانی شاعری کی سب سے مقبول صنف ہائیکو ہے۔جیسا کہ بتایا گیا، یہ صنف تین مصرعوں کی ہیئت رکھتی ہے۔ہمارے ہاں اس سے ملتی جلتی بعض ہیئتیں پہلے سے موجود ہیں۔مثلاً مسمط کی تین مصرعوں پر مشتمل ہیئت مثلث جو انگریزی اسٹینزا کی ایک صورت ٹرپ لٹ (Trip Let) کے مماثل ہے۔ان ہیئتوں میں قافیہ و وزن کی پابندی ہے۔انھی سے ملتی جلتی ایک صنف ثلاثی ہے۔مثلث اور ٹرپ لٹ تو سہ مصرعی بندوں پر مشتمل نظم ہوتی ہے مگر ثلاثی صرف تین مصرعوں پر مشتمل مکمل نظم کو کہتے ہیں۔نظم کا یہ پیرایہ ہائیکو کے قریب ہے، تاہم ثلاثی کے تینوں مصرعے ہم وزن ہوتے ہیں جبکہ ہائیکو کے تینوں مصرعوں کا وزن مختلف ہوتا ہے۔مزید یہ کہ ثلاثی میں ایک قافیائی نظام پایا جاتا ہے جبکہ ہائیکو اس پابندی سے آزاد ہے۔اسی طرح ہائیکو کا تہذیبی پس منظر مختلف ہے۔ہائیکو سے ملتی جلتی ایک صنف ہماری پنجابی شاعری میں بھی پائی جاتی ہے۔بلکہ اس کے تتبع میں اردو میں بھی یہ صنف اپنانے کی سعی ملتی ہے۔اس صنف کو ماہیا کہتے ہیں جو پنجاب میں بہت مقبول ہے اور فوک/لوک گیت کی ایک پسندیدہ صورت ہے۔

ہمارے ہاں ہائیکو کے نام پر جو طبع زاد شعر پارے تخلیق ہوئے ہیں ان میں بہت کم ایسے ہیں جن میں جاپانی ہائیکو کی خصوصیات جمع ہوئی ہیں۔یہ ایک طرح کا فیشن ہو گیا ہے کہ لوگ ہائیکو کے نام پر اس کے ہیئتی اور صنفی تقاضوں کو مدنظر رکھے بغیر شاعری کرتے ہیں۔اس لحاظ سے ہمارے ہائیکو نگار تخلیق کاروں کے لیے اس جاپانی صنف کے ہیئتی اور صنفی تقاضوں سے آگاہ ہونا ضروری ہے۔

(ب)

ہائیکو (Haiku) کی اصطلاح جو ہائے کائے (Haikai) اور ہکو (Hokku) سے مشتق بتائی جاتی ہے، ایک سہ مصرعی صنفِ سخن پر منطبق ہوتی ہے۔لیکن اس کی پہچان محض تین مصرعے ہی نہیں، مخصوص اوزان بھی ہیں۔یہ اوزان کل سترہ (۱۷) صوتی اکائیوں (Syllables) پر مشتمل ہیں۔مذکورہ صوتی اکائی کو لفظ یا لفظ کی ایسی تقسیم قرار دیا جا سکتا ہے جو اپنے تلفظ اور ادائیگی میں ایک حرفِ علت (Vowel) کی طرح عام حروف سے نسبتاً لمبی یا ہمارے ہاں مروّج علمِ عروض کی زبان میں ایک سببِ خفیف کے برابر ہوتی ہے۔یعنی دو حرفوں کا وہ سادہ مجموعہ جس کا پہلا حرف لازماً متحرک اور دوسرا حرف آخری ہونے کی بنا پر لازماً ساکن ہوتا ہے۔جیسے اب، جب، سر، در، بس، رس وغیرہ۔جاپانی زبان اپنے تلفظ اور ادائیگی کے اعتبار سے کم وبیش پوری کی پوری سببِ خفیف کا مجموعہ ہے۔مثلاً کاوا ساکی، ٹویوٹا، یاماہا وغیرہ۔اگر چہ استثنائی صورتیں (جیسے لمبی آوازوں کے حروفِ علت) بھی موجود ہیں تاہم ان کی آوازیں ہماری زبان کے سببِ خفیف ہی کی طرح ہیں۔بہر حال ان سترہ صوتی اکائیوں کی تین مصرعوں میں تقسیم اس طرح سے ہے کہ پہلا مصرع پانچ، دوسرا سات اور تیسرا پھر پانچ صوتی اکائیوں پر مشتمل ہوتا ہے۔محض اتنی ہی صوتی اکائیوں کو تین مصرعوں میں تقسیم کر کے ایک مکمل نظم کی صورت میں دوسری زبانوں مثلاً اردو اور انگریزی وغیرہ میں شاعری کرنا بہت مشکل بلکہ قریب قریب ناممکن ہے۔دوسری زبانوں میں جہاں کہیں ہائیکو کی صنف کو اپنانے کی سعی کی گئی ہے وہاں اوزان و بحور کے معاملے میں اس کی پیروی نہیں کی گئی بلکہ اپنے اپنے صوتی مزاج اور نظام کی مناسبت سے تبدیلیاں کی گئی ہیں۔اس کے بارے میں آئندہ سطور میں کسی قدر وضاحت ہوگی۔

ہیئتی حوالے سے جس طرح ہائیکو کے لیے اوزان کی مخصوص تقسیم اہمیت رکھتی ہے ویسے ہی یہ بات بھی اہم ہے کہ اس میں قافیے کی کوئی پابندی نہیں ہوتی۔یعنی نظم کی یہ صورت کسی بھی قسم کے قافیائی نظام یا ترتیبِ قوافی سے آزاد ہوتی ہے۔اصل میں اس صنف کی شناخت مخصوص بدھ تہذیب اور فطرت و مظاہرِ فطرت ہیں۔شاید اسی لیے آرتھر کوسلر (Arthur Koestler) نے اسے زین

آرٹ قرار دیا تھا۔(۱) جہاں تک اس کی تاریخ کا تعلق ہے، اس کے بارے میں حتمی طور پر کچھ کہنا مشکل ہے، تاہم یہ ضرور کہا جا سکتا ہے کہ یہ بہت قدیم ہے۔آر ایچ بلیتھ (R.H.Blyth) نے تو "A History of Haiku" میں یہاں تک لکھ دیا ہے:

> "It is not easy to know where to begin the history of haiku, the poetry of the seasons. Perhaps it should be with the creation of the world, when the morning stars sang together."(2)

یہ طرزِ بیان تاثراتی ہے تاہم اس سے ہائیکو کی قدامت کا پتا ضرور چلتا ہے۔جاپانی ادب کی تاریخ یہ ضرور بتاتی ہے کہ یہ صنف سترھویں صدی سے انیسویں صدی عیسوی کے درمیان بہت پروان چڑھی اور اس میں ماتسو باشو Matsu Basho (1644-1694)، یوسا بوسن Yosa Buson (1716-1783) اور کوبایاشی ایسا Kobayashi Issa (1763-1827) جیسے عظیم اور نامور شاعر پیدا ہوئے۔یہ سلسلہ بیسویں اور اکیسویں صدی عیسوی میں بھی جاری دکھائی دیتا ہے۔گویا ہائیکو نہایت قدیم صنف ہونے کے باوجود جاپان میں آج بھی مقبول ہے۔بلکہ بیسویں صدی میں اس کی مقبولیت جاپان کی جغرافیائی سرحدوں سے نکل کر چار دانگِ عالم میں پھیل گئی۔چنانچہ انگریزی اور اردو سمیت بہت سی زبانوں میں ہائیکو لکھے جانے لگے۔لیکن ظاہر ہے کہ تاریخی و جغرافیائی اور تہذیبی و ثقافتی پس منظر تبدیل ہونے سے دیگر زبانوں میں لکھے جانے والے ہائیکو جاپانی ہائیکو سے مختلف ٹھہرے۔

جیسا کہ اشارہ کیا گیا، ہائیکو کی صنف فطرت اور مظاہرِ فطرت کی عکس بندی کے حوالے سے خاص اہمیت اور پہچان رکھتی ہے۔اس اعتبار سے اس کے بارے میں یہ تاثر قائم کرنے کی کوشش کی گئی کہ شاید اس کے موضوعات بہت محدود ہیں۔شہزاد احمد نے اس امر کی طرف اشارہ کیا ہے:

> ''۱۹۵۲ء میں ایک رسالے 'ہائیکو ریسرچ' نے یہ دعویٰ کیا تھا، ہائیکو لکھنے والے کم از کم چالیس لاکھ ضرور ہیں اور ان میں باندھے جانے والے مضامین بے حد

> محدود ہیں ۔مثلاً کوّوں کا شاخوں پر بیٹھ کر کائیں کائیں کرنا، مینڈکوں کا نالابوں میں چھلانگ لگانا، بانس کے پتوں کا بکھراؤ اور زمین کے گڑھوں میں خزاں کے موسم میں پتوں کی کھڑکھڑاہٹ ۔"(۳)

لیکن یہ تاثر درست نہیں ۔ہائیکو میں تو موضوعات کا بے پناہ تنوع ہے اور اس کی نشان دہی اکثر جاپانی اور انگریزی مآخذ سے ہوتی ہے ۔یہ درست ہے کہ ہائیکو بنیادی طور پر ایک تاثراتی صنفِ سخن ہے اور اس میں شاعر فطرت اور مظاہرِ فطرت کے حوالے سے اپنے بے ساختہ تاثرات بغیر کسی تصنع کے پیش کر دیتا ہے، لیکن ان تاثرات میں بے حد رنگا رنگی پائی جاتی ہے ۔اگر ہم موضوعاتی حوالے سے ہائیکو کے چار بڑے زمرے قائم کرنا چاہیں تو وہ چار موسموں کی مناسبت سے قائم ہوتے ہیں ۔یعنی

ا۔ موسم بہار (Spring)	۲۔ موسم گرما (Summer)
۳۔ موسم خزاں (Autumn)	۴۔ موسم سرما (Winter)

ان کے اندر رہتے ہوئے شاعروں نے بے شمار موضوعات پر اظہارِ خیال کیا ہے ۔اس ضمن میں تاکافومی سائتو (Takafumi Saito) اور ولیم آر نیلسن (William R. Nelson) نے ماتسو باشو Matsu Basho (1644-1694)، یوسا بوسن Yosa Buson (1716-1783) اور کوبایاشی ایسا Kobayashi Issa (1763-1827) کے ایک ہزار بیس منتخب ہائیکو اور ان کے انگریزی ترجموں پر مشتمل اپنی کتاب میں چاروں موسموں کے حوالے سے ان تینوں ہائیکو نگاروں کے ہاں بکھرے ہوئے متنوع موضوعات کے زمرے قائم کیے ہیں ۔ان سے اندازہ ہوتا ہے کہ ہائیکو کی موضوعاتی دنیا کس قدر وسیع ہے ۔ان موضوعات میں:

- Birds
- Eating and Food
- Feelings and the Human Condition
- Flowers
- Fragrences
- Insects and Animals
- The Moon and Moon Light
- Mountains
- People at Work
- Reverence and Shrines / Temples

- Scenes
- Travel and Travelers
- Water, Rain, Frost
- Beaches Lakes, Rivers and the Ocean
- Boats
- Clouds
- The Sun and Sunlight
- Cities and Towns
- Miscellaneous
- Special Occasions
- Trees and Plants
- Wind
- The Season and the Weather
- Children
- Cottages, Homes and Inns
- Water and Snow
- Fields and Scarecrows

وغیرہ شامل ہیں۔ان موضوعات کی ذیل میں تاثرات کا تنوع اور بھی زیادہ پھیلا ہوا ہے۔(۴)اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس بات کے باوجود کہ ہائیکو کا تعلق بنیادی طور پر فطرت اور مظاہر فطرت اور ان سے متعلق انسانی رویوں کے ساتھ ہے، اس کے موضوعات کو محدود قرار نہیں دیا جا سکتا۔انسائیکلوپیڈیا آف برٹینیکا میں مندرج ہائیکو کی تعریف میں مذکورہ بالا تمام مباحث کی طرف اشارے ملتے ہیں۔ یہاں اس کا اندراج مناسب معلوم ہوتا ہے:

> "Haiku, unrhymed Japanese poetic form consisting of 17 syllables arranged in three lines of 5, 7, and 5 syllables respectively. The term haiku is derived from the first element of the word haikai (a humorous form of renga, or linked-verse poem) and the second element of the wordhokku (the initial stanza of a renga). The hokku, which set the tone of a renga, had to mention in its three lines such subjects as the season, time of day, and the dominant features of the

landscape, making it almost an independent poem. The hokku (often interchangeably called haikai) became known as the haiku late in the 19th century, when it was entirely divested of its original function of opening a sequence of verse; today even the earlier hokku are usually called haiku.

Originally, the haiku form was restricted in subject matter to an objective description of nature suggestive of one of the seasons, evoking a definite, though unstated, emotional response. The form gained distinction in the 17th century, during the Tokugawa period, when the great master Bashō elevated the hokku, as it was then known, to a highly refined and conscious art. Haiku has since remained the most popular form in Japanese poetry. Later its subject range was broadened, but it remained an art of expressing much and suggesting more in the fewest possible words. Other outstanding haiku masters were Buson in the 18th century, Issa in the late 18th and early 19th centuries, Masaoka Shiki in the later 19th century, and Takahama Kyoshi and Kawahigashi

Hekigotō in the late 19th and early 20th centuries. At the turn of the 21st century there were said to be a million Japanese who composed haiku under the guidance of a teacher.

A poem written in the haiku form or a modification of it in a language other than Japanese is also called a haiku. In English, the haiku composed by the Imagists were especially influential during the early 20th century. The form's popularity beyond Japan expanded significantly after World War II, and today haiku are written in a wide range of languages."(5)

ہائیکو کی صنفی خصوصیات میں ایک اہم خصوصیت یہ ہے کہ اگر چہ اس میں مختلف مناظر اور مختلف افعال واعمال بیان ہوتے ہیں لیکن ان میں ایک ہم آہنگی پیدا ہو جاتی ہے جسے اشیا کی ایک دوسرے کے ساتھ مل کر رہنے (Co-Existence of Things) کی خصوصیت سے تعبیر کیا جا سکتا ہے۔اس ضمن میں تاکافومی ساتو اور ولیم آرنیلسن نے مفید خیالات کا اظہار کیا ہے۔انھوں نے اسے ہائیکو کی جمہوری نوعیت قرار دیا ہے۔لکھتے ہیں:

"Haiku, unlike Tanka practiced by court people, was born among the common people, and has been developed and supported by them until today. We find in haiku nothing too sublime or too refined that people in general do not understand. This

homey feature of haiku may explain its popularity among the people in the world."(6)

ایک اورخصوصیت جس کی طرف ان مترجمین نے اشارہ کیا ہے، وہی فطرت پسندی ہے جس کے بارے میں اوپر اظہارِ خیال ہو چکا ہے۔تاہم اس ضمن میں مذکورہ مترجمین نے عصری زندگی کے ساتھ تقابل کی صورت بھی پیدا کی ہے اور ہائیکو کی مقبولیت کا راز فطرت سے وابستگی میں تلاش کرنے کی کوشش کی ہے۔ان کا بیان ہے:

"Another reason for its popularity may be haiku's close relation to nature. A season word, which is indispensable in haiku, is closely related with the temporal as well as spatial existence of nature. Nature is always enjoyed, relied upon and revered through that word in haiku. In today's world where the preservation of nature has become a great concern of the people, haiku may represent a new aspect as to the way we coexist with nature."(7)

فطرت کے ساتھ رومانوی طرزِ عمل کا گہرا تعلق تسلیم کیا گیا ہے۔مشہور مفکر روسو نے، جسے رومانویت کا نقیب اور جس کی آواز کو رومانویت کا مطلع کہا جاتا ہے،فطرت کی طرف رجوع کرنے (Back to Nature) کا تصور پیش کیا تھا۔ہائیکو میں چونکہ فطرت کی قربت پائی جاتی ہے اس لیے اس میں رومانوی عناصر کا در آنا بھی یقینی ہے۔اس اہم پہلو کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے مذکورہ بالا مترجمین نے جاپانی ہائیکو نگاروں کا یورپ کی رومانوی تحریک کے نمائندہ شاعروں سے تقابل کیا ہے۔ان کا کہنا ہے:

"The Romantics also sang of nature, but their

nature was often too personal and too sublime for ordinary people to share the same feelings with them. The Romantic Movement failed to win the support of the people in general after all, and its influence remains in the West only as a cultural heritage. Haiku, on the other hand, is not only read but is still practised by the present people in the world."(8)

ان تمام مباحث سے جاپانی ہائیکو کی متنوع خصوصیات کھل کر سامنے آجاتی ہیں۔

شعری و ادبی اصطلاحات کی فرہنگوں اور انسائیکلوپیڈیاز میں جن عالمی اصنافِ شعر کا تذکرہ ملتا ہے ان میں ہائیکو بھی شامل ہے۔ اس سلسلے میں ادبی اصطلاحات (Literary Terms) کی متعدد کتابوں کا حوالہ دیا جا سکتا ہے جن میں عالمی سطح پر معروف و مقبول انسائیکلو پیڈیا "The Princeton Encyclopedia of Poetry & Poetics" بھی شامل ہے۔ اس میں ہائیکو کے بارے میں تین حوالوں سے بحث کی گئی ہے۔ اوّل تعارف (Introduction)، دوّم عمومی خصائص (Formal Characteristics) اور سوّم تاریخ (History)۔ یہاں ان تمام پہلوؤں کا مفصل جائزہ لینا تکرار کا باعث ہوگا۔ کیونکہ بیشتر مباحث اوپر بیان ہو چکے ہیں۔

(ج)

اردو میں ہائیکو کے فن اور جاپان میں ہائیکو کی روایت کے بارے میں کچھ زیادہ تحقیق و تدقیق نہیں کی گئی۔ اصنافِ ادب کے بارے میں لکھی گئی کتابوں میں اس کا تذکرہ کم کم ہوا ہے اور بعض مقامات پر تو غلطیوں سے بھی خالی نہیں ہے۔ بیسویں صدی کی چوتھی دہائی سے اکیسویں صدی کی رواں دہائی تک ہائیکو سے متعلق بعض تحریریں مل جاتی ہیں اور یہ بھی درست ہے کہ کم و بیش گذشتہ تیس سال

سے اردو میں بہت حد تک من مانے انداز میں ہائیکو لکھنے کا رواج بھی ہو گیا ہے۔اور اکثر لکھنے والے اس کے تقاضوں سے ناواقفیت کی بنا پر محض ہائیکو نگاری کے فیشن شو میں حصّہ لینے کے لیے کوشاں دکھائی دیتے ہیں۔تاہم ہائیکو سے شناسائی کا تناسب وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ بڑھا ہے۔جنوری ۱۹۳۶ء میں ماہنامہ **ساقی**۔دہلی کا جاپان نمبر شائع ہوا تو اس میں بعض ہائیکو بصورتِ ترجمہ چھپے اور اس صنف کا تعارف بھی پیش ہوا۔بعد میں اصنافِ ادب کے حوالے سے بعض رسائل کے جو نمبر شائع ہوتے رہے ان میں بھی کہیں کہیں تبرکاً ہائیکو کا تذکرہ آتا رہا۔پھر **ہائیکو انٹرنیشنل**۔کراچی رواں صدی کے آغاز کے ساتھ اشاعت پذیر ہوا۔اسی طرح ہائیکو پر مشتمل بعض مجموعے اور انتخاب بھی شائع ہو چکے ہیں۔مزید یہ کہ محمد امین کی کتاب **ہائیکو** جس میں کثیر تعداد میں اردو ہائیکو شامل ہیں، ہائیکو کے فن کو سمجھنے میں معاونت کرتی ہے۔اس کتاب میں ڈاکٹر انور سدید، پروفیسر اے۔بی۔اشرف اور محمد علی صدیقی کی گرد پوش پر مندرج مختصر آرا کے علاوہ خود مترجم، جابر علی سید اور اسلم انصاری کی تعارفی تحریریں شامل ہیں۔(۹) تاہم اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ جاپان کے تہذیبی تناظر میں اس صنف پر بہت کم کام ہوا ہے اور ابھی اس کی تفہیم کا حق ادا نہیں ہوا۔۱۹۸۲ء میں ڈاکٹر عطش درّانی کی ایک کتاب **اردو اصناف کی مختصر تاریخ** شائع ہوئی۔اس میں ہائیکو کے بارے میں صرف مندرجہ ذیل دو جملے موجود تھے:

> ''جاپانی صنف ہے جو تین مصرعوں پر مشتمل ہوتی ہے۔اب اردو میں بھی دیکھنے میں آ رہی ہے۔''(۱۰)

اس سے اگلے سال شمیم احمد کی کتاب اصنافِ سخن اور شعری ہیئتیں اشاعت پذیر ہوئی۔اس میں چند سطریں لکھی گئی ہیں مگر مصرعوں کی صوتی اکائیوں کے بارے میں مصنف کو تسامح ہوا ہے۔بہر حال اس میں ہائیکو کے بارے میں یہ جملے مرقوم ہیں:

> ''یہ مغرب کی نہیں، جاپان کی ایک شعری ہیئت ہے، لیکن ہم اس سے مغرب ہی کے توسط سے روشناس ہوئے۔ہائی کو جاپانی شاعری کی ایک مقبول ہیئت ہے،

جو صرف تین مصرعوں پر مشتمل ہوتی ہے۔ مگر شرط یہ ہے کہ تینوں مصرعے ملا کر
صرف سترہ ساطے یعنی Syllables ہوں۔ ان کی ترتیب ۵، ۸، ۴ ہو۔ ظاہر
ہے کہ ایسی نظم اردو کیا انگریزی میں بھی نہیں ہو سکتی۔ انگریزی ہائی کو بھی بس نام
ہی نام کے ہائی کو ہیں۔ ہائی کو میں قافیہ نہیں ہوتا اور پوری بات کہنے کے بجائے
صرف اشاروں یا نامکمل جملوں سے کام لیا جاتا ہے۔ اردو میں اس ہیئت کا وجود
نہ ہونے کے برابر ہے۔"(۱۱)

اس میں اردو میں لکھے گئے بعض ہائیکو کی مثالیں بھی دی گئی ہیں۔ انھیں دیکھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ شاعر (قاضی سلیم) کو بھی مصرعوں کی صوتی اکائیوں کی تعداد کا اندازہ نہیں تھا۔ اس ضمن میں ہم اوپر تفصیل سے بیان کر چکے ہیں کہ ہائیکو میں کل ۱۷ صوتی اکائیاں ۵-۷-۵ کے حساب سے تین مصرعوں میں منقسم ہوتی ہیں۔ ہائیکو کے حوالے سے ڈاکٹر عنوان چشتی نے بھی چند سطریں لکھی ہیں۔ یہ سطریں مفید معلومات دیتی ہیں، تاہم ان میں صوتی اکائیوں (Syllables) کے لیے رکن کا لفظ استعمال کیا گیا ہے جس سے غلط فہمی پیدا ہوتی ہے۔ کیونکہ رکن علمِ عروض میں بیان کیے گئے ارکانِ عشرہ میں سے کسی ایک کو کہا جاتا ہے اور ان میں سے دو پنج حرفی جب کہ بقیہ آٹھ ارکان ہفت حرفی ہیں۔ اس کے برعکس، جیسا کہ ہم وضاحت کر چکے ہیں، Syllable مختصر تر صوتی اکائی ہوتی ہے جسے سببِ خفیف کے مطابق شمار کیا جا سکتا ہے۔ بہر حال ڈاکٹر عنوان چشتی رقم طراز ہیں:

"یہ تین مصرعوں کی نظم ہوتی ہے جس کا پہلا مصرع ۵ رکن کا، دوسرا ۷ رکن کا اور
تیسرا ۵ رکن کا ہوتا ہے۔ تینوں مصرعوں کے ارکان کی مکمل تعداد ۱۷ ہوتی ہے۔
اس کے دوسرے نام ہاے کاے اور ہکو بھی ہیں۔ اس ہیئت کی ابتدا سولھویں
صدی میں ہوئی مگر سترھویں اور انیسویں صدی میں عروج ہوا۔ یہ ہیئت جاپانی
شاعری پر آج تک چھائی ہوئی ہے۔ ہائیکو کے موضوعات فطرت، موسم، مناظر،
نیا سال، درد و داغ، فکر و خیال ہیں۔ اس کی تکنیک بہت اہم اور مخصوص ہوتی

ہے۔ہائیکو میں کوئی ایک لفظ مرکزی اور بنیادی ہوتا ہے جو ذہن کو معانی کے تمام امکانات کی طرف متوجہ کرتا ہے۔ چونکہ ہائیکو اور جاپانی شاعری کا پس منظر مخصوص قسم کی بدھ تہذیب اور فطرت و مظاہرِ فطرت ہیں اس لیے ہائیکو میں اس وسیع پس منظر کو علامتوں اور پیکروں کے ذریعہ بیان کیا جاتا ہے۔اس کی کامیابی کا راز مخصوص قسم کی پیکریت، علامت نگاری اور جمالیاتی کیفیت میں پنہاں ہے۔ یہ خالص غنائی اور جمالیاتی شاعری ہے اور ہر قسم کی مقصدیت سے خالی ہوتی ہے۔''(۱۲)

ڈاکٹر گیان چند نے اپنی کتاب **ادبی اصناف** میں مذکورہ بالا اور ان کے علاوہ بھی بعض تحریروں کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے ہائیکو کے بارے میں تعارفی جملے لکھے ہیں اور شمیم احمد کو ہونے والے تسامح کا ذکر بھی کیا ہے۔گیان چند رقم طراز ہیں:

''رسالہ ساقی نے ۱۹۳۶ء میں جاپان نمبر نکالا جس میں جاپان کی بعض اصنافِ سخن کا تعارف اور ان کے اردو ترجمے درج تھے۔ رسالہ معاصر پٹنہ... میں بھی جاپانی اصنافِ سخن کا مفصل تعارف تھا اور ان کے ترجمے دیے تھے۔اس کے بعد ڈاکٹر عنوان چشتی نے جاپانی ہیئتوں کے بارے میں لکھا....ان میں ہائیکو جسے ہائے کائے، ہاکو اور ہکو بھی کہتے ہیں جاپان میں سب سے زیادہ مقبول صنف ہے۔اردو میں اسی کو لیا گیا۔عنوان چشتی لکھتے ہیں کہ جاپانی شاعری میں نہ قافیہ ہوتا ہے نہ بحر مگر آہنگ ہوتا ہے۔دراصل اس میں صوت رکن (Syllable) کو گنا جاتا ہے۔ہائیکو میں تین مصرعے ہوتے ہیں۔ پہلے مصرع میں پانچ رکن، دوسرے میں سات اور تیسرے میں پانچ ہوتے ہیں۔یعنی کُل ۱۷۔۔۔شمیم احمد نے ان کی ترتیب ۵-۸-۴ لکھی ہے جو صحیح نہیں....''(۱۳)

جیسا کہ اوپر بیان ہوا، جاپانی ہائیکو کے اوزان دوسری زبانوں کے نظامِ اوزان و بحور اور ذوقِ نغمہ کے

ساتھ مطابقت نہیں رکھتے اور اس ضمن میں انگریزی ہو یا اردو ان زبانوں میں جاپانی طریق کار اختیار کرنے سے گریز کیا گیا ہے۔ یہ ایک دلچسپ بحث ہے۔ اردو میں ہائیکو کے ایک شاعر اکرم عتیق نے اپنے مجموعۂ ہائیکو **جیسے کلیاں اچھال دے کوئی** کے دیباچے میں اس چیز کو موضوع بنایا ہے اور انھوں نے جاپانی سے انگریزی کے فرق کو آر ایچ بلیتھ (R. H. Blyth) اور جاپانی سے اردو کے فرق کو ڈاکٹر محمد امین کے حوالے سے زیرِ بحث لانے کی کوشش کی ہے۔ یہاں ہم انھی کے الفاظ نقل کرتے ہیں:

''اردو ہائیکو کے لیے کچھ لوگ ۵، ۷، ۵ کے صوتی ارکان پر مشتمل جاپانی بحر کو ہی موزوں سمجھتے ہیں اور کچھ اس کے لیے بحرِ خفیف مسدس (فاعلاتن، مفاعلن، فعلن/فعلان) کو بہترین بحر قرار دیتے ہیں۔ ۵، ۷، ۵ ارکان کی جاپانی بحر میں ہائیکو کہنے والے یہ استدلال کرتے ہیں کہ جاپانی ہائیکو اسی وزن میں ہے، اس لیے ہمیں بھی اسی کی پابندی کرنی چاہیے، ہائیکو کے لیے بحرِ خفیف اپنانے والوں کی یہ دلیل ہے کہ ہمارے ہاں یہ ایک عام مستعمل بحر ہے اور ہائیکو کی جاپانی بحر کے قریب ترین ہے چنانچہ اسی بحر میں ہم ہائیکو کے اصل رنگ کو اجاگر کر سکتے ہیں۔ ۵، ۷، ۵ ارکان کی جاپانی بحر استعمال کرنے والوں کے سامنے اس سے اہم اور کوئی نکتہ نہیں کہ یہ جاپانی بحر ہے حالانکہ ہر طرح کی شاعری کے لیے ارکان کی کمی بیشی کے ساتھ صرف یہی بحر استعمال کرنا جاپانی شاعروں کی مجبوری ہے کیونکہ جاپانی زبان میں شاذ ہی ایسے الفاظ ہیں جن کی تقطیع کرنے سے صرف اور صرف ایک ہی رکن سببِ خفیف بار بار حاصل نہ ہو.... پھر یہ کہ جاپانی زبان کا کوئی بھی لفظ واول (Vowel) کے بغیر نہیں جب کہ اردو میں واول (Vowel) کے بغیر بھی الفاظ موجود ہیں اور سببِ خفیف کے علاوہ سببِ ثقیل، وتدِ مجموع اور وتدِ مفروق کی صورتیں بھی عام ہیں۔

اگر صرف ماتروں کی موزوں ترتیب ہی شاعری ہے تو ہمیں جاپانی زبان کی بیشتر تحریروں اور گفتگو کو شاعری قرار دینا پڑے گا کیونکہ (تقطیع کی صورت میں) اکثر اوقات وہ سبب خفیف ہی کو دہراتی ہے۔اگر ہم یہ مان بھی لیں کہ ۵،۷،۵ ارکان کی جاپانی بحر ہی اردو ہائیکو کے لیے مناسب ہے اور اسی پر سختی سے کاربند رہنا ہے تو پھر ہائیکو کہتے ہوئے ہمیں اپنی زبان کے کثیر الفاظ سے محروم ہونا پڑے گا اور الفاظ کے محدود ذخیرے سے ہم ہائیکو کی اصل خوشبو کیسے کشید کر سکتے ہیں۔۔۔۵،۷،۵ ارکان پر مشتمل جاپانی صورت کو اگر ہو بہو برقرار رکھنا ہے تو پھر ہمارے ہاں اس بحر میں جو گنجائشیں ہیں ان میں سے کسی ایک سے بھی ہائیکو کے سلسلے میں استفادہ کرنا ہمارے لیے روا نہیں۔

کچھ حضرات ۵،۷،۵ کی صورت پر سختی سے عمل کرنے کے لیے رباعی کی مثال دیتے ہیں کہ جس طرح رباعی اسی صورت میں رباعی ہے اگر وہ رباعی کے مقررہ وزن میں ہے جب کہ رباعی میں بھی ۵،۷،۵ کے محدود سانچے کے مقابل بڑی وسعت ہے۔رباعی کے چوبیس مقررہ اوزان ہیں اور اس کے چاروں مصرعوں میں کوئی سے بھی چار اوزان کا اجتماع جائز او ر درست ہے چنانچہ ۵،۷،۵ ارکان کی جاپانی بحر اپنی حقیقی شکل میں اردو شاعری کے لیے انتہائی محدود ہے اور اردو کے الفاظ کی مختلف صورتوں کا احاطہ کرنے سے قاصر۔۔۔ہر زبان کا اپنا ایک صوتی نظام ہوتا ہے۔اسی نظام کو مدنظر رکھتے ہوئے کسی زبان کا عروضی ڈھانچہ تشکیل پاتا ہے۔چنانچہ ہائیکو کہتے ہوئے یہ مسئلہ صرف اردو ہی کو پیش نہیں آتا بلکہ دیگر زبانوں کے ساتھ بھی اس صورت میں ایسی ہی کیفیت ہے۔مثلاً R.H.Blyth "A History of Haiku" میں لکھتے ہیں:

'But wherever haiku are composed, the problem of the form must arise. Europeans and Americans have to decide whether their haiku are to be in rhyming

couplets or triplets, alliterative verse, free verse, what some rude people call 'a dribble of prose', or in five, seven, five syllables as in Japanese. As far as the last is concerned, a strict adherence to 5,7,5 syllables in English has produced some odd translations of Japanese haiku.' (Volume Two, P.349)

ڈاکٹر محمد امین جنھوں نے جاپانی ہائیکو کا براہِ راست مطالعہ کیا، وہ اردو ہائیکو کے لیے بحرِ خفیف مسدس (فاعلاتن، مفاعلن، فعلن/فعلان) کو موزوں قرار دیتے ہیں۔ ہائیکو کی جاپانی بحر کے مصرعے کے سات (Syllables) کی طرح اس بحر کے مصرعوں میں سات Stresses آتے ہیں۔ یہ بحر نہ صرف ہمارے ہاں عام مستعمل ہے بلکہ ہمارے الفاظ کی بیشتر صورتوں کا بخوبی احاطہ بھی کرتی ہے۔"(۱۴)

اگرچہ اکرم عتیق نے جاپانی زبان کے ساتھ انگریزی اور اردو کے مزاج کا تقابل کر کے یہ بتانے کی کوشش کی ہے کہ ان زبانوں کا فرق مختلف صوتی سانچوں کا تقاضا کرتا ہے، تاہم یہ بات پھر بھی ایک سوال کی صورت میں موجود رہتی ہے کہ ڈاکٹر محمد امین کی تائید میں اگر بحرِ خفیف مسدس اختیار کر لی جائے تو تینوں مصرعوں میں اس بحر کو ارکان کی یکساں تعداد کے ساتھ استعمال کرنا کیوں ضروری قرار دیا جائے۔ جب کہ ہائیکو کا وسطی مصرع پہلے اور تیسرے مصرع سے قدرے بڑا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ اس سے ایک مخصوص تاثر پیدا کرنے میں بھی شعرا کو مدد ملتی ہوگی۔ ہمارا موقف اس ضمن میں یہ ہے کہ جب بھی کوئی صنف کسی دوسری زبان سے مستعار لی جائے تو جہاں تک ممکن ہو اس کے بنیادی تقاضوں کو پورا کرنے کی سعی کرنی چاہیے۔ تاہم اپنی زبان، اس کے عروضی نظام اور عمومی ذوقِ نغمہ کی مناسبت سے لچک اختیار کرتے ہوئے جزوی تبدیلیوں کو قبول کر لیا جائے۔

☆☆☆

حوالہ جات وحواشی

(۱) بحوالہ شہزاد احمد۔ ''بلاعنوان ابتدائیہ'' ۔مشمولہ، **جیسے کلیاں اچھال دے کوئی** ۔مصنفا کرم عتیق ۔فیصل آباد: قرطاس، ۱۹۹۴ء ۔ص ۵

(۲) بحوالہ اکرم عتیق ۔**جیسے کلیاں اچھال دے کوئی** ۔ص ۴

(۳) بحوالہ شہزاد احمد۔ ''بلاعنوان ابتدائیہ'' ۔مشمولہ، **جیسے کلیاں اچھال دے کوئی** ۔ص ۵

(4) Takafumi Saito & William R. Nelson. Translators; ***1020 Haiku in Translation....*** L.L.C: Book Surge, 2006, PP ix - xx

(5) http://www.britannica.com/EBchecked/topic/251 787/haiku

(6) Takafumi Saito & William R. Nelson. Translators; ***1020 Haiku in Translation....*** PP vii

(7) As above

(8) As above. PP viii

(۹) محمد امین ۔**ہائیکو** ۔ملتان: کاروانِ ادب، طبع دوم ۱۹۸۳ء۔

(۱۰) عطش درّانی ۔**اردو اصناف کی مختصر تاریخ** ۔لاہور: مکتبہ میری لائبریری، ۱۹۸۲ء ۔ص ۸۶

(۱۱) شمیم احمد ۔**اصنافِ سخن اور شعری ہیئتیں** ۔لاہور: مکتبہ عالیہ، ۱۹۸۳ء ۔ص ۱۷۵-۱۷۶

(۱۲) ڈاکٹر عنوان چشتی ۔**اردو شاعری میں ہیئت کے تجربے** ۔لاہور: تخلیق مرکز، سن ندارد، ص ۲۴۲-۲۴۳

(۱۳) گیان چند ۔**ادبی اصناف** ۔گاندھی نگر: گجرات اردو اکادمی، ۱۹۸۹ء ۔ص ۹۹-۱۰۰

(۱۴) اکرم عتیق ۔**جیسے کلیاں اچھال دے کوئی** ۔ص ۸-۱۱